سوال

(219)اونٹ کی قربانی کا طریقہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا قربانی کے اونٹ کو لٹا کر ذبح کرنا درست ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قربانی کے اونٹ کو بٹھایا یا لٹایا نہیں جاتا بلکہ اسے کھڑے کھڑے ہی نحر کیا جاتا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالبُدنَ جَعَلنـٰها لَكُم مِن شَعـٰئِرِ اللَّهِ لَكُم فيها خَيرٌ فَاذكُرُوا اسمَ اللَّهِ عَلَيها صَوافَّ فَإِذا وَجَبَت جُنوبُها فَكُلوا مِنها وَأَطعِمُوا القانِعَ وَالمُعتَرَّ كَذٰلِكَ سَخَّرنـٰها لَكُم لَعَلَّكُم تَشكُرونَ ٣٦ ... سورة الحج

''قربانی کے اونٹوں کو ہم نے تمہارے لیے اللہ کی نشانیوں میں شامل کر دیا ہے، ان میں نفع ہے۔ انہیں کھڑا کر کے ان پر اللہ کا نام لو۔ پھر جب ان کے پہلو زمین سے لگ جائیں ان میں سے (خود بھی) کھاؤ اور مسکین سوال سے رکنے والے اور سوال کرنے والے کو کھلاؤ۔ اسی طرح ہم نے چوپایوں کو تمہارے ماتحت کر دیا ہے تاکہ تم شکر کرو۔''

اس آیت میں آنے والے لفظ (صَوَافَّ) کا معنیٰ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے قیاما (کھڑے) بیان کیا ہے۔ (بخاري، الحج، نحر البدن قائمة)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

(سنة محمد صلی اللہ علیہ وسلم) (ایضا)

''یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔''

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز مدینہ میں چار رکعتیں پڑھی اور عصر کی ذوالحلیفہ میں دو رکعت۔ آپ نے رات وہیں گزاری، پھر جب صبح ہوئی تو آپ اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر تہلیل و تسبیح کرنے لگے۔ جب بیداء پہنچے تو آپ نے دونوں (حج و عمرہ) کے لیے ایک ساتھ تلبیہ کہا۔ جب آپ مکہ پہنچے (اور عمرہ ادا کر لیا) تو لوگوں کو حکم دیا کہ حلال ہو جائیں (احرام

کھول دیں۔) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے ہاتھ سے سات اونٹ کھڑے کر کے نحر کیے اور مدینہ میں دو چتکبرے، سینگوں والے مینڈھے ذبح کیے۔''(ایضا، ح:1114)

زیاد بن زبیر کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ایک شخص کے پاس آئے جو اپنا اونٹ بٹھا کر نحر کر رہا تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اسے کھڑا کر اور باندھ دے، پھر نحر کر کہ یہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔''(ایضا، نحر الابل مقیدۃ، ح:1113)

مذکورہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ اونٹ کو کھڑا کر کے ہی نحر کرنا مسنون ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ افکارِ اسلامی

قربانی کے احکام ومسائل، صفحہ:499

محدث فتویٰ